شیعہ کا کردار یکساں ہے۔ بلکہ دیوبندی نیشنلسٹ علماء متحدہ قومیت کے علمبردار تھے اور تحریک پاکستان سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔

انگریز بہادر نے اپنے رسوائے زمانہ اصول "پھوٹ ڈالو حکومت کرو" کے ماتحت ہندوستان میں غلامی کی آہنی زنجیروں کو مضبوط کرنے کے لیے ہندوستانیوں کو ہندو مسلم شیعہ سنی، حنفی وہابی، دیوبندی بریلوی کے نام سے باہمی سر پھٹول میں مبتلا رکھا۔ بانس بریلی کے خانصاحب نے انگریز کی حمایت میں ایک بھرپور کردار کیا۔ خانصاحب کے تمام پیروکار اور ان کا حلقہ اثر ہمیشہ انگریز کا حلیف رہا۔

شاہ ابن سعود نے جنگ عظیم ثانی کے بعد شریف مکہ سے جب حجاز مقدس چھین لیا تو حجاز مقدس کے مختلف شہروں اور مقامات کو شرک کی الائشوں شرک کی غلاظتوں اور نجاستوں سے پاک صاف کردیا تو اسوقت ہندوستان کے قبوری ملاؤں اور قبوری پیروں نے ابن سعود کے خلاف ہندوستان بھر میں طوفان بدتمیزی برپا کر دیا۔

علی برادران اور علماء فرنگی محل لکھنؤ ان کے ہمنوا تھے۔ امام الہند مولانا ابوالکلام آزادؒ مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ظفر علی خان، مولانا سید داؤد غزنویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسری تمام علماء اہلحدیث اور اکابر علماء دیوبند اور فرزندان ندوۃ العلماء لکھنؤ ابن سعودؒ کے حامی تھے۔ ابن سعودؒ ان کے جانشینوں شاہ سعودؒ، شاہ فیصلؒ، شاہ خالدؒ اور شاہ فہد نے اپنی بساط بھر حرمین شریفین اور خدمت حجاج میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔ اور سچی بات یہ ہے سعودی خاندان نے حرمین کی جو خدمات انجام دی ہیں پوری تاریخ اسلامی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ سعودی خاندان کی دینداری توحید و سنت سے محبت دینی علوم و معارف کی اشاعت کا جذبہ اور اہل علم کی قدردانی ہمارے بریلوی دوستوں کو کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے سعودی خاندان کو بدنام کرنے اور مکہ و مدینہ میں شرکیہ عقائد و رسوم کو فروغ دینے اور اپنی مذہبی چودھراہٹ قائم کرنے کے لیے چند ماہ ہوئے لندن میں نام نہاد حجاز کانفرنس منعقد کی۔ جس میں انتہائی بھونڈے انداز سے اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ دیار فرنگ میں بیٹھ کر حرمین شریفین کے خادموں کے خلاف خبث باطن کا اظہار کیا گیا۔ اپنے قدیمی آقا و مربی دیار فرنگ کو اس لیے منتخب کیا گیا۔ تاکہ فرنگی پریس کی حمایت انہیں حاصل ہو۔

چودہ (۱۴) نمبر ۱۹۸۵ء موچی دروازہ لاہور میں نام نہاد حجاز کانفرنس کے قدآدم پوسٹر شائع کئے گئے بعض اہلیان مسجد نے ملکی روزناموں میں زرکثیر خرچ کر کے اشتہار دیئے یہ کانفرنس کیوں نہیں ہوئی

ہم اس سے بے خبر ہیں ۔ البتہ بعض پیرانِ گرامی اور گدی نشینان کے اخباری بیانات سے ان کے اندرونی خلفشار کا اندازہ ہوا ۔ معلوم ہوتا ہے حجاز کانفرنس کے ان محرکین کی پنجاب کی صوبائی حکومت سے کوئی سازباز ہے ۔ کیونکہ حکومت نے بظاہر کسی ردِعمل کا مظاہرہ نہیں کیا اور کانفرنس کے عدم انعقاد پر نورانی ، نیازی ، ساقی اور ان کے دیگر رفقاء نے کسی ردِعمل اور اشتعال انگیزی کا مظاہرہ نہیں کیا ۔ بلکہ اپنی اصل حقیقت ظاہر کر دی ۔ کہ ہمیں رابطہ عالمی میں شریک کیا جاوے اور سعودی حکومت کے مختلف اداروں میں ہمیں ہماری نمائندگی دی جائے ۔ بات اگر اتنی تھی تو اس کیلیے یوں سوانگ رچانے کی چنداں ضرورت نہ تھی ۔ نہ گلا پھاڑنے بھنویں چڑھانے ماتھوں پر شکنیں پیدا کرنے غیر شائستہ اور گالی گلوچ کی زبان استعمال کرنے کی ضرورت تھی ۔ تعجب بالا تعجب تو یہ ہے ۔ کہ حکومت پاکستان ایک طرف سعودی حکومت سے محبت کی پینگیں بڑھائی ہے دوسری طرف سعودی حکومت کے مخالفوں کو کھل کھیلنے کے پورے مواقع مہیا کرتی ہے ۔

نورانی صاحب کی نوراکشتی بھی ہماری سمجھ سے باہر ہے ایک طرف حکومت کی مخالفت کا تاثر دیا جاتا ہے دوسری طرف اپنے رفقاء کو وزارتوں تک کا حصہ دار بنایا جاتا ہے ۔ راست باز علماء ایسا طریقہ واردات اختیار نہیں کرتے نورانی صاحب اور ان کے رفقاء کیا حرمین میں سازشوں کا دام ہم رنگِ زمین بچھانا چاہتے ہیں ؟ یا خمینی صاحب سے ملی بھگت کر کے حرمین شریفین میں دنگا و فساد اور فتنوں کو فروغ دینا چاہتے ہیں ؟ سعودی خاندان نے حرمین شریفین کو سکون و طمانیت یکسوئی و یکجہتی اور تہذیب و شائستگی کا گہوارہ بنا دیا ۔ بحمد اللہ آج دنیا بھر میں امن و سکون کے اعتبار سے حرمین شریفین کو اولیت حاصل ہے ۔ دین کا غلبہ علم کی برتری دینی اقدار کی سربلندی علماء کی عزت و وقار اہل علم کی سرپرستی کے اعتبار سے بے مثال شہر ہے ۔ (الف ، س)